ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

سیرت طیبہ اور روحانی تربیت

SEERAT-E-TAYYABA AND SPIRITUAL TRAINING

اقراء سلیم

پی،ایچ،ڈی(اسکالر)فارسی،پنجاب یونیورسٹی،لاہور

iqrarana738@gmail.com

ڈاکٹر سمیع اللہ

اسسٹنٹ پروفیسر،شعبہ فارسی،گورنمنٹ کالج یونیورسٹی،فیصل آباد

Abstract:
Islam is not just a collection of beliefs and practices, but a comprehensive way of life that reforms both the external and internal aspects of man. The purpose of spiritual training is to connect man with his Lord, improve his morals and character, and fill the heart with piety and sincerity. The blessed life of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), his sayings, actions and morals are a comprehensive picture of his life, which is the best practical example for man. Spiritual training: purifies the heart, soul and character so that the servant can attain the pleasure, love and closeness of Allah. The Seerat-e-Tayyaba is the practical curriculum of spiritual training. Spiritual training is a means of understanding and adopting the inner goals of the Seerat-e-Tayyaba. The Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) combined the inner and outer training: acts of worship (prayer, fasting) and morals (truthfulness, self-sacrifice). The spiritual aspect of the Seerat-e-Tayyaba is the relationship with Allah, purification of the soul, and good morals. The Seerat-e-Tayyaba and spiritual training are inseparable from each other. The Seerat-e-Tayyaba is the practical form of spiritual training, and spiritual training is the process of instilling the inner secret of the Seerat-e-Tayyaba in the heart. Together, both build a person who is a servant of Allah and a true servant of creation.

Keywords: Spiritual Training, Seerat-e-Tayyaba, Teachings of the Prophet (PBUH), Spiritual matters, Source of inspiration, Riyasat-e-Madina, Kindness, Justice.

انسان کی ظاہری اور باطنی اصلاحات اسلامی تعلیمات پر مبنی ہیں۔قرآن اور سنت کی روشنی میں روحانی تربیت محض اخلاقی نصیحت نہیں بلکہ ایک مکمل عملی تربیت کا راستہ ہے۔جس کی سب سے خوب صورت مثال آپ ﷺ کی سیرت طیبہ ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (۱)

ترجمہ: یقیناتمہارے لیے رسول ﷺ کی ذات بہترین نمونہ ہے۔

سیرت عربی زبان کا لفظ ہے جس کی جمع سیر ہے۔اصطلاحی معنوں میں یہ لفظ رسول ﷺ کی حیات و سوانح،عادات وخصائل اور آگے چل کر تعلیمات واحکام نبوی ﷺ کے لیے بولا جاتا ہے۔اس کا مطلب پیدائش سے وفات تک کے واقعات کی عکس بندی کرنا نہیں ہے بلکہ وہ مثالی نمونہ ہے جو رہتی دنیا تک انسانی اوصاف وکمالات کی معراج ہے۔(2)قرآن پاک میں روحانی تربیت کے لیے فرمایا گیا۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا(3)

ترجمہ: وہ کامیاب ہو گیا جس نے اپنے نفس کو پاک کیا۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

ترجمہ: بے شک اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔(4)

روحانی تربیت کے بنیادی عناصر

ایمان کی پختگی: توحید، رسالت، آخرت پر یقین، ذکر و دعا میں کثرت، آزمائشوں میں صبر اور توکل قائم کرنا ایمان کی پختگی کا عمل ہے۔ ایمان کا پختہ ہونا وہ بنیاد ہے جس پر مسلمان دینی و دنیاوی زندگی کی کامیاب عمارت تعمیر کرتا ہے۔ ایمان محض عقیدہ نہیں بلکہ عملی زندگی میں ہر دائم اس کا کردار ہونا ضروری امر ہے۔

ایمان کی پختگی کے بنیادی اجزاء: ۱) دل سے تصدیق، ۲) زبان سے اقرار، ۳) عمل سے اطاعت

ایمان کی پختگی روحانی تربیت کا بنیادی ہدف ہے سیرت طیبہ ہمیں سبق دیتی ہے کہ ایمان صرف زبان سے اقرار کر لینے کا نام نہیں بلکہ عملی زندگی میں اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کی اطاعت کا نام ہے۔ ایمان کی پختگی عمل، میل جول، خواہشات، ترجیحات دین کے مطابق ڈھل جاتے ہیں۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ

ترجمہ: بے شک سچے مسلمان تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر انہوں نے شک نہ کیا اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، وہی سچے (مسلمان) ہیں۔(5)

أن تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر، وتؤمن بالقدر خيره وشره

ترجمہ: یہ کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر، اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔(6)

عبادات کی پابندی: نماز، روزہ، حج، زکوۃ، ذکر، تلاوت قرآن ان عبادات میں سے ہیں۔ جن کی آپ ﷺ نے نہایت نادر اور اثر انگیز صورتیں مقرر کیں۔ انہیں نہایت آسان، قابل عمل، پرکشش اور دنیا و آخرت کے فوائد و مفاد کا کفیل بنا دیا۔ جزوی مالی قربانی کو بھی عبادت میں شامل کر دیا اور وہ صورت پیدا کر دی کہ بندے محویت استغراق میں ڈوب گئے اور بڑھے تو خدا سے مل گئے۔ آپ ﷺ نے قرآن آموزی مطالب قرآنی کی حقائق آموزی کا بہترین سبق دیا جو ہماری روحانی تربیت کے لیے روشن پہلو ہے۔ اللہ تعالی بھی تو اپنی بندوں کو دعوت فکر و نظر دی تھی اور آپ ﷺ نے اپنی امت مسلمہ بلکہ کل عالم کے لیے یہ فریضہ سرانجام دیا۔(7)

تزکیہ نفس: حسد، لالچ اور دیگر برے اخلاق سے بچاؤ کا نام تزکیہ نفس ہے۔ دنیا میں علمی و عقلی انکشافات کا زمانہ آپ ﷺ کے عہد سے شروع ہوا اور علم عام ہوا۔ آپ ﷺ کی گھر گھر جا کر زمانہ جاہلیت کی اصلاح ہماری روحانی تربیت کا ذریعہ بنا۔ آپ ﷺ نے تزکیہ نفس اور مساوات کا درس دیا۔ آج علم و حکمت سب موجود ہے مگر قلب صاف نہیں، نیت صاف نہیں۔ اس لیے جمہوریت ہے نہ مساوات اور نہ حریت۔(8)

اخلاص: ہر عمل صرف اللہ کی رضا کے لیے کرنا، رفیق القلبی اور درد مندی، عیادت و غم خواری، فیاضی و سخاوت، انصاف و معدلت، حسن کرم، سہل پسندی اور اخلاص آپ ﷺ کی سیرت کا خاصہ اور ہماری روحانی تربیت میں اہم کردار ادا کرنے والے وہ راستے ہیں جو خار دار جھاڑیوں سے پاک ہیں۔(9)

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِہِ(صیح مسلم:1201)

ترجمہ: تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی نگرانی یا زیر کفالت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔(10)

صبر وشکر: مومن ہر حال میں اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے۔اللہ کی رضا میں راضی اور اس کی اطاعت روحانی تربیت کا حصہ ہیں اسی روحانی تربیت کے دو ستون صبر اور شکر ہیں۔صبر کا مطلب ہے آزمائش اور مشکل میں راضی بہ رضا رہنا جبکہ شکر کا مطلب نعمتوں پر عاجزی قائم کرنا اور اللہ کی ذات کا یقین رکھنا۔سیرت طیبہ ان دونوں صفات کی عملی تصویر ہے۔

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ(سورۃالزمر:10)

ترجمہ: جو صبر کرنے والے ہیں،انہیں بے حساب ثواب ملے گا۔(۱۱)

سیرت طیبہ میں روحانی تربیت کی جھلکیاں

عبادات میں خشوع وخضوع: راتوں میں طویل قیام،قرآن پاک کی تلاوت میں گریہ نبی اکرم ﷺ نے اصلاح معاشرہ کی بنیاد خشیت الٰہی پر رکھ کر واضح فرمادیا کہ جب دلوں میں اللہ کا خوف اور اللہ کے حضور حاضری کا تصور نہیں ہوگا۔روحانی اصلاح ممکن نہیں ہوگی اور جب دل میں خشیت الٰہی ہوگی تو انسان خیر کا پیکر بن جائے گا۔اسے کوئی دیکھ رہا ہو یا نہ وہ قانون کی پاسداری کرے گا۔(12)

شاد باش ای عشق خوش سودای ما

آن طبیب جملہ علت ہای ما

ترجمہ: خوش رہ اے ہمارے اچھے جنون والے عشق،اے ہماری تمام بیماریوں کے طبیب۔(13)

آپ ﷺ نے معاشرتی برائیوں کا شعور اجاگر کیا۔جرم وسزا کا تصور قائم کیا۔طبقاتی کشمکش کی نفی،عفو در گزر،حقوق العباد والحیوان ونسواں دیئے۔محرکات امن،احترام انسانیت،فکری اصلاح،روحانی تربیت کا درس جنگی جنون کا تدارک کیا۔

نبی اکرم ﷺ نے روحانی علاج کا منبع قرآن مجید کو قرار دیا ہے کیوں کہ یہی وہ کتاب ہے جسے اللہ تعالی نے بنی نوع کے لیے مطلق شفاء قرار دیا۔(14)

خير الدواءالقرآن

ترجمہ: بہترین دوا قرآن ہے۔(15)

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاء وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ: اور ہم قرآن میں وہ چیز اتارتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفاء اور رحمت ہے۔(16)

من لم يَسْتَشْفِ بالقرآن فلا شفاه الله

ترجمہ: جو قران سے شفاء طلب نہ کرے اللہ اسے شفاء دے۔(17)

قرآن پاک کا درس عام کرنے سے جو اسالیب وجود میں آئے ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

نفی واثبات کا اسلوب،خالص اثباتی اسلوب،استفہام انکاری کا اسلوب،نہی ممانعت کا اسلوب،عبادت کو اللہ کے لیے مخصوص کرنے کا اسلوب،سجدہ کو اللہ کے لیے خاص قرار دینے کا اسلوب،طلب استغفار وتوبہ کا اسلوب،تقرب الٰہی کا بہانہ یا وہم،شفاعت کے بارے میں مشرکین کے غلط خیالات وغیرہ۔(18)

حسن خلق: دشمنوں سے حسن سلوک، عفو درگزر کرنا حسن خلق میں آتا ہے۔ قرآن وسنت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا کریمانہ اخلاق کردار سازی اور روحانی تربیت میں بنیادی اساس رکھتا ہے اور آپ ﷺ کی ذات مبارکہ ہی تو اسوہ حسنہ کا کامل نمونہ ہے۔ سیرت طیبہ اس کلام الٰہی کی عملی تفسیر ہے۔

اسی طرح ہماری روحانی تربیت میں مکارم اخلاق کا نمایاں پہلو اور اہم پہلو رحمت وشفقت بھی ہے جو نہ صرف انسان بلکہ ہر جاندار میں پایا جانا ضروری امر ہے(19)

ان خلق رسول ﷺ كان القرآن

ترجمہ: بلاشبہ رسول ﷺ کا خلق قرآن مجید تھا۔(20)

آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ(مسلم وبخاری:7376)

ترجمہ: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا خدا اس پر رحم نہیں کرتا۔(21)

دنیا کے بیشتر مفکرین اور معلمین اخلاق کا درس خوش نما خواب نظر آتا ہے مگر جب ان کے قریب جائیں تو ڈراونا خواب ہو جاتا ہے یہ فرق فکر و عمل کے تضاد اور گفتار و کردار کے اختلاف کی بنا پر ہے مگر رسول پاک ﷺ کا معاملہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کا گفتار جتنا پاکیزہ ہے، کردار اتنا ہی پاکیزہ نظر آتا ہے۔ تعلیم جتنی روشن نظر آتی ہے، سیرت اتنی ہی صیقل دکھائی دیتی ہے۔ کہیں کوئی جھول نہیں، کہیں کوئی کھوٹ نہیں۔ سماجی زندگی اور ذاتی زندگی کی تفریق نہیں رسول پاک ﷺ نے علم اور عبادت کی زینت اخلاق کو بتایا ہے اور میزان عمل میں سب سے زیادہ اخلاق کو باوزن قرار دیا ہے۔(22)

البِرُّ حُسْنُ الخُلق، والإثم ما حَاكَ في نفسك وكرهت أن يَطَّلِعَ عليه الناس

ترجمہ: نیکی حسن خلق کا نام ہے اور برائی وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تمہیں ناپسند ہو کہ لوگ اسے جانیں(23)

مَا مِنْ شَيءٍ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ المُؤمِنِ يَومَ القِيامة مِنْ حُسْنِ الخُلُقِ

ترجمہ: قیامت کے دن مومن کے میزان عمل میں کوئی چیز حسن خلق سے زیادہ باوزن نہ ہوگی۔(24)

تعلق باللہ: آپ ﷺ کی پوری زندگی سیرت طیبہ کی عملی تفسیر ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کے پاؤں قیام کے درمیان سوج جاتے تھے۔ آپ ﷺ طائف کے واقعے میں سخت اذیت کے باوجود اللہ کی رضا پر راضی رہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ

ترجمہ: یعنی ایمان والے سب سے بڑھ کر اللہ سے محبت کرتے ہیں۔(25)

روحانی تربیت اور سیرتی طریقے کا مرکز تعلق باللہ ہے۔ جب دل اللہ سے غنی ہو جائے تو عمل میں اخلاص اور زندگی میں پرسکون ہو جاتی ہے۔ دنیاوی اور آخروی زندگی میں کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ سیرت طیبہ پر نظر دوڑائیں تو آپ ﷺ کی زندگی میں ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح آپ ﷺ نے غزوات میں صبر واستقامت سے کام لیا۔ ریاست مدینہ عدل وانصاف، اخوت پر قائم کی۔

سادگی وقناعت: دنیاوی آسائشوں سے کنارہ کشی اور آپ ﷺ کی سادہ زندگی ہماری روحانیت کو جلا بخشتی ہے۔ تمدنی اور معاشرتی سادگی، لباس کی سادگی، طعام میں سادگی، گھر میں سادگی، عمل و کار میں سادگی، سلوک میں سادگی، دولت مندانہ سادگی، فیاضانہ سادگی ہماری روحانی اقدار کو سنوارنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ بھی ہماری روحانی تربیت کا ایک اہم پہلو ہے جو ہمیں عیش و عشرت سے نکال کر تزکیہ نفس کا سبق دیتا ہے۔

ایثار و قربانی: ذاتی ضرورت پر ضرورت مند کو ترجیح دینا۔ آپ ﷺ خود بھوکے رہ لیتے اور دوسروں کو کھانا کھلاتے۔ صحابہ کرام (رض) نے آپ ﷺ سے ایثار اور قربانی کا سبق سیکھا اور امت مسلمہ کے لیے بھی یہی درس ہے جو ہماری روحانی تربیت کا حصہ ہے۔ سکون اور اطمینان، ایمانی قوت، اخلاص و عاجزی، اجتماعی استقامت ایثار و قربانی کے اثرات ہیں۔

**اللھم لاعیش الاعیش الاخرہ
فاغفرللمھاجرین والانصار**

ترجمہ: اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی زندگی ہے، پس مہاجرین اور انصار کو بخش دے۔(26)

آج کے اس گہما گہمی کے دور میں سیرت طیبہ پر عمل کرنا اور روحانیت کو سیرت محمدی ﷺ پر پرکھنا اور جائزہ لینا کہ ہم کس صف میں آتے ہیں یہ ایک مشکل مرحلہ ہے مگر سیرت طیبہ کے روحانی تربیت پر کیا اثرات مرتب ہوئے اور کیا ہوں گے یہ جاننا اور اپنی آئندہ زندگی کو درست سمت کی طرف لے کر جانا ہم سب کے لیے لازم و ملزوم ہے۔ اگر ہم اپنی زندگی کو آپ ﷺ کے بتائے ہوئے راستے کے مطابق چلائیں گے تو ہمارے روز بہ روز بڑھتے مسائل کم ہوتے چلے جائیں گے مگر اس نہج پر سب کو اکٹھا کرنا ہی اصل کام ہے جس کے لیے ہم سب کو اپنے اپنے حصے کا فرض اپنے ارد گرد کے افراد میں ادا کرنا ہوگا۔ یہ جو مختصر جائزہ لیا گیا ہے اور اب تک جو باتیں لکھی گئی ہیں ان سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سیرت طیبہ کا روحانی زندگی میں بڑا اہم حصہ ہے۔ آپ ﷺ نے معاشرتی و تمدنی و اخلاقی ماحول کا تصور قائم کیا۔ سیرت طیبہ پر عمل کیے بغیر روحانیت کی سڑھیاں چڑھنا ممکن نہیں۔

حوالے

(۱) سورۃ الاحزاب: 21۔

(2) فہد، عبداللہ، فلاحی، ضیاالدین (مرتبین)، ہندوستان میں اردو سیرت نگاری، دار النودر، شفیق پریس، لاہور، ص 7۔

(3) القرآن: سورۃ الشمس: 9۔

(4) صحیح بخاری: 1، صحیح مسلم 4927۔

(5) القرآن: سورۃ الحجرات: 15۔

(6) صحیح مسلم، کتاب الایمان: 8۔

(7) صاحب دہلوی، مولا عبدالحمید، سیرۃ محبوب کائنات، کتب خانہ شان اسلام، لاہور، س۔ن، ص 584۔

(8) ایضا، 557۔

(9) قریشی، سمیع اللہ، سیرت نبوی کے منہاج، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، 1995، ص 179۔

(10) صحیح مسلم: 1201۔

(11) القرآن: سورۃ الزمر: 10

(12) چشتی، حبیب اللہ، سیرت النبی کا عملی پہلو، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 2020ء، ص 66۔

(13) بلخی، جلال الدین، مثنوی معنوی مولوی، مترجم: قاضی سجاد حسین، دفتر اول، اسلامی کتب خانہ، رضا پرنٹرز، لاہور، ص 37۔

(14) چشتی، حبیب اللہ، سیرت النبی کا عملی پہلو، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 2020ء، ص 396۔

(15) سنن ابن ماجہ، باب الاستشفاء، بالقرآن رقم الحدیث، 3501، ج: 2، دار الفکر، بیروت، ص 1158۔

(16) القرآن: سورۃ بنی اسرائیل: 82۔

(17) کنز العمال، رقم الحدیث: 28106، ج: 10، موسسہ الرسالہ، ص 9۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.2, 2025

(18) عروج قادری، سید احمد، سیرت رسول اور ہم، مکتبہ قاسم العلوم، نوید حفیظ پریس، لاہور، س۔ن، ص85-93۔

(19) جمیل، طارق، مقالات سیرت طیبہ، (اخلاق نبوی قرآن وسنت کی روشنی میں ایک جائزہ)، سیرت کانفرس، جامعہ سلفیہ بنارس، ہندوستان، 1412ھ، ص142۔

(20) سنن ابی داؤد: باب الصلاۃ۔

(21) مسلم وبخاری: 7376۔

(22) عالم قاسمی، محمد سعود، عصر حاضر میں اسوہ رسول ﷺ کی معنویت، مکتبہ جمال، لاہور، 2008ء، ص46۔

(23) الصحیح المسلم، کتاب البر والصلتہ، باب تفسیر ابر والاثم۔

(24) سنن الترمذی، ابوب البر والصلتہ، باب ماجاء فی حسن الخلق، بیروت۔

(25) القرآن: سورۃ البقرۃ: 165

(26) مبارک پوری، صفی الرحمن، الرحیق المختوم، المکتبہ سلفیہ، لاہور، ص411۔

REFERENCES

(1) Al-Quran: Surah Al-Ahzab:21.
(2) Fahad, Abdullah, Falahi, Ziauddin, (Compiled), Hindustan Main Urdu Seerat Nigari, Dar-an-Nawadir, Shafique Press, Lahore, P.7.
(3) Al-Quran: Surah Al-Shams:9.
(4) Sahih al-Bukhari:1, Sahih al-Muslim:4927.
(5) Al-Quran: Surah Al-Hujjrat:15.
(6) Sahih al-Bukhari, Kitab-ul-Iman:8.
(7) Sahib Dehlvi, Mola Abdul Hameed, Seerat Mahboob Kainat, Kutub Khana Shan-e-Islam, Lahore, p584.
(8) ibid,557.
(9) Qurashi, Samiullah, Seerat-e-Nabavi k Minhaj, Sang-e-Meel, Publications, Lahore, 1995, p.179.
(10) Sahih al-Muslim:1201.
(11) Al-Quran: Surah Al-Zumar:10.
(12) Chishti, Habibullah, Practical Aspect of Seerat-ul-Nabi, Zia ul Quran, Publications, Lahore, 2020, p.66.
(13) Balkhi, Jalaluddin, Masnavi Manavi Molvi, Translator: Qazi Sajjad Hussain, Vol:1, Islami Kutub Khana, Raza printers, Lahore.P.37.
(14) Chishti, Habibullah, Practical Aspect of Seerat-ul-Nabi, Zia ul Quran, Publications, Lahore, 2020, p.396.
(15) Sunan Ibn-e- Maja, Chapter: Al-Istashfa bil-Quran Hadith Rakam,3501,vol2, Dar-ul-Fikar, Birot, p.1157.
(16) Al-Quran: Surah Bani Israel: 82
(17) kanz al-Amal, Rakam Al-Hadith: 28106, vol:10, Al-Rasala Foundation, p.9.
(18) Arooj Qadri, Sayed Ahmad, Seerat-e-Rasool or Ham, Maktab-e- Qasim-ul-Alum, Naveed Hafeez Press, Lahore, p.93-85.
(19) Jameel, Tariq, Articles: Seerat-e-Tayyaba, Seerat Conference, Jamia Salafia, Banaras, India,1412, P.142.
(20) Sunan Ibi Dawood, Chapter: Al-Salaat.
(21) Al-Muslim and Bukhari:7376.
(22) Alim Qasmi, M. Saud, Asre- Hazir- Mein- Uswa-e-Rasool ki Manviyt, Maktaba Jamaal, Lahore, 2008, P.46.
(23) Al- Sahih Al-Muslim, Kitab Al-Bir and Al-Salata, Chapter: Tafsir Al-bar and Al-Salata.
(24) Sunan Al Tarimdi, Chapter: Al-Bir and Al-Salata, Chapter Maja Fi Hussan-ul-Khalq, Birot.
(25) Al-Quran: Surah Al-Baqarah: 165.
(26) Mubarak puri, Safi-ul Rehman, Al Raheeq Al-Makhtum, Al-Maktaba Salafia, Lahore, P.411.

❖❖❖